Integration of Standard and Halal Food and Agriculture: A Research Review in the context of Shariʿah

معیاری وحلال غذا اور زراعت کا تلازم: مقاصد شریعت کے تناظر میں تحقیقی جائزہ

مقالہ نگار: **ڈاکٹر شاہد امین**

لیکچرار، شعبہ علوم اسلامیہ ومطالعہ مذاہب، ہزارہ یونیورسٹی، مانسہرہ

معاون مقالہ نگاران: **ڈاکٹر ساجد محمود**

اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ علوم اسلامیہ ومطالعہ مذاہب، ہزارہ یونیورسٹی، مانسہرہ

Email: sajidzbi@gmail.com

ڈاکٹر عبدالمجید

اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ علوم اسلامیہ وعربی، گومل یونیورسٹی، ڈیرہ اسماعیل خان۔

Abstract

One of the basic purposes of Shariʿah is, without a doubt, the protection of Human life. It is not only desirable and natural that human body gets the best of nourishment, but it is also one of the basic needs of the body. On the basis of human nature and temperament, Islam has declared a range of edibles as Halal, these edibles being not only beneficial but also necessary. Furthermore, things not congenial to human nature are forbidden. Next, things that affect human abilities negatively are prohibited. In today's world science has been able to verify the useful ness of the concept of *Halal* and *Haram*. Prohibited things like alcohol, pork and carcasses have been proven as highly harmful by medical science. The verses of Holy Qur'an, sayings of Holy Prophet and views of religious scholars are the most relevant sources in which the importance of agriculture has been sufficiently highlighted. Thus these sources are the most accurate guide for policy makers in the Muslim world, and agriculture can play most vital role in the provision of nutritious and *halal* food, which is the need of the hour, irrespective of creed and nationality. In this regard, concrete and practical steps should be taken in this regard to ensure food quality and halal certification in various forums of Muslim countries at the national and international level so as to ensure the supply of nutritious foods. The study emphasis the need of meaningful steps to be taken on the part of authorities in the Muslim world to boost agricultural produce۔

Keywords: Human temperament, Halal foods, Harmful, Nutritious food

معیاری غذا کا منبع زمین

ربِ کائنات انسان کے نفع رسائی کے لیے زمین کو فرش کے طور پر بچھایا نیز مختلف نباتات، پودے اور درخت اگانے کی صلاحیت اس میں رکھی۔اور ایسے ہی اس کے لیے ایک جگہ سے دوسری جگہ جانے کے لیے راستے بنائے۔جیسا کہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: وَٱللَّهُ جَعَلَ لَكُمُ ٱلأَرْضَ بِسَاطاً لِّتَسْلُكُواْ مِنْهَا سُبُلاً فِجَاجاً۔[1]

"اللہ تعالیٰ نے تمھارے لیے زمین کو فرش بنایا تا کہ تم اس کے کھلے راستوں پر چلو"۔

اللہ تعالیٰ نے سورۃ الرحمٰن میں اپنے چند احسانات کا تذکرہ فرمایا ہے:

وَٱلأَرْضَ وَضَعَهَا لِلأَنَامِ () فِيهَا فَاكِهَةٌ وَٱلنَّخْلُ ذَاتُ ٱلأَكْمَامِ () وَٱلْحَبُّ ذُو ٱلْعَصْفِ وَٱلرَّيْحَانُ[2]

"زمین کو اس نے مخلوقات کے لیے بنایا۔اس میں پھل ہیں، کھجور کے درخت ہیں، غلاف والے، غلہ ہے بھوسہ والا اور پھول ہیں خوشبودار"۔

معیاری غذا شجر کاری کا نبوی ﷺ تصور

زراعت کی اہمیت عہد رسالت میں بھی ایک مسلم حقیقت تھی۔آپ ﷺ نے خود اس کی فضیلت بیان فرمائی ہے۔رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: مَنْ نَصَبَ شَجَرَةً فَصَبَرَ عَلَى حِفْظِهَا وَالْقِيَامِ عَلَيْهَا حَتَّى تُثْمِرَ كَانَ لَهُ فِي كُلِّ شَيْءٍ يُصَابُ مِنْ ثَمَرَتِهَا صَدَقَةٌ عِنْدَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ[3]

"جس نے کوئی شجر لگایا پھر اس کی حفاظت اور نگہبانی کرتا رہا یہاں تک کہ وہ درخت پھل دار ہو جائے، تو جو بھی نقصان ان پھلوں کو پہنچے گا اس کے بدلے حق تعالیٰ کے ہاں اسے اجر ملے گا"۔

حدیث نبوی ہے: "إِنْ قَامَتِ السَّاعَةُ وَفِي يَدِ أَحَدِكُمْ فَسِيلٌ، فَإِنِ اسْتَطَاعَ أَلَّا تَقُومَ السَّاعَةُ حَتَّى يَغْرِسَهَا، فَلْيَفْعَلْ[4]

"اگر حشر اس حال میں برپا ہو کہ تمھارے ہاتھ میں کوئی شجر ہے تو اگر تمھیں استطاعت ہو تو انہیں لگا دو"۔

زراعت کے شعبہ میں جدت اور غذا کی آمدن میں اضافہ

اللہ تعالیٰ جل و علیٰ شانہٗ نے کھیت و کھلیان مخلوق کی نفع رسانی کے لیے بنائے ہیں۔اس کی صورت یہ ہے کہ انسان ان کھیتوں کو آباد کریں، فصل، غلہ، اناج، پھل وغیرہ کی آبیاری کریں اور پھر اس سے نہ صرف خود فائدہ اٹھائیں، اناج اور پھل حاصل کریں، جانوروں کے لیے چارہ و بھوسا حاصل کریں، بلکہ دیگر انسانوں کو غلہ و پھل بیچ کر خود مالی طور پر مستحکم ہوں۔اگر لوگ زمین کی آباد کاری سے پہلو تہی کریں، تو اس کی آبادی کے ذرائع و اسباب بھی چھوڑ بیٹھیں گے جیسے پانی کے ذخائر کی حفاظت کرنا، جدید مشینری اور ٹیکنالوجی سے استفادہ کرنا، تالاب و کنویں کی صفائی و حفاظت کرنا، جدید وسائل کو بروئے کار لانا، نظامِ آب پاشی کو جدید تقاضوں سے ہم آہنگ کرنا وغیرہ امور بھی اس سے رہ جائیں گے اور یوں بہت بڑے اجتماعی مفاد کو چھوڑنے کا گناہ اپنے سر لیں گے۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: فَلْيَنظُرِ ٱلإِنسَانُ إِلَىٰ طَعَامِهِ أَنَّا صَبَبْنَا ٱلْمَآءَ صَبّاًثُمَّ شَقَقْنَا ٱلأَرْضَ شَقّاً فَأَنبَتْنَا فِيهَا حَبّاً وَعِنَباً وَقَضْباً وَزَيْتُوناً وَنَخْلاً وَحَدَآئِقَ غُلْباً وَفَاكِهَةً وَأَبّاً مَّتَاعاً لَّكُمْ وَلأَنْعَامِكُمْ[5]

"پھر ہم نے زمین کو عجیب طریقے سے پھاڑا پھر ہم نے اس سے غلے اگائے اور انگور اور ترکاریاں اور زیتون اور کھجور اور گھنے گھنے باغات اور میوے اور چارہ سب تمہارے اور تمہارے مویشیوں کے فائدہ کے لیے"۔

غذائیت والی اشیاء اور زمین سے اس کی پیداوار کا قرآنی تصور

ربِ کائنات نے انسان کو کھانے پینے کی جتنی نعمتیں عطا فرمائی ہیں ان میں بھرپور غذائیت اور توازن پایا جاتا ہے۔ ارشادِ باری ہے:
وَٱلأَرْضَ مَدَدْنَاهَا وَأَلْقَيْنَا فِيهَا رَوَاسِيَ وَأَنْبَتْنَا فِيهَا مِن كُلِّ شَيْءٍ مَّوْزُونٍ[6]

"ہم نے زمین کو پھیلایا، اس میں پہاڑ جمائے، اس میں ہر نوع کی نباتات ٹھیک ٹھیک نپی تلی مقدار کے ساتھ اگائیں۔ اس میں تمہارے لیے بھی اور ان بہت سی مخلوقات کے لیے بھی جن کے رازق تم نہیں ہو"۔

اللہ تعالیٰ نے انسان کے جسم کی پرورش اور بڑھوتری کو خوراک کے ساتھ جوڑ رکھا ہے لیکن انسانیت اعلیٰ اخلاق و کردار کے حامل ہونے کا نام ہے۔ اسی لیے ایسی تمام چیزیں جو انسانی روح یا جسم پر منفی اثرات کا باعث بن سکتی ہیں انہیں شریعت نے ممنوع قرار دیا ہے۔ چنانچہ فقط غذائیت سے معمور ہونا، اس کے حلال ہونے کے لیے کافی نہیں بلکہ طیب و پاکیزہ ہونا بھی شرط ہے۔ مطلب یہ کہ طیب اور حلال ہونا قرآنی معیار ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: يَاأَيُّهَا ٱلنَّاسُ كُلُواْ مِمَّا فِي ٱلأَرْضِ حَلاَلاً طَيِّباً[7]

"اے لوگو زمین میں سے حلال اور طیب کھاو"۔

حل کا معنی گرہ کھولنے کے ہیں یعنی وہ چیزیں جن سے پابندی ہٹادی گئی گویا ان کو حلال ٹھرایا گیا ہے۔[8] اسی طرح طیب وہ اشیاء ہیں جو ایک طرف غذائیت سے بھرپور ہوں اور دوسری طرف پاک بھی ہوں اور انسان اس کے استعمال کی طرف طبعی طور پر رغبت اور میلان رکھتا ہو۔[9] غذا کا اثر انسان کے بدن کے ساتھ ساتھ اس کے اخلاق پر بھی پڑتا ہے اسی لیے اسے طیب و حلال کا حکم دیا گیا ہے۔

اغذیہ میں طلبِ حلال کا حکم

دینِ اسلام نے طلبِ حلال کا حکم دیا ہے۔ جناب نبی کریم ﷺ کا ارشادِ مبارک ہے: طلب الحلال واجب[10]

"حلال طلب کرنا ہر مسلمان پر واجب ہے"۔

اسی طرح یہ ارشاد بھی فرمایا: أَرْبَعٌ إِذَا كُنَّ فِيكَ فَلَا عَلَيْكَ مَا فَاتَكَ مِنَ الدُّنْيَا: حَفِظُ أَمَانَةٍ، وَصِدْقُ حَدِيثٍ، وَحُسْنُ خَلِيقَةٍ، وَعِفَّةُ طُعْمَةٍ[11]

"اگر تیرے اندر چار چیزیں پائی جائیں تو دنیا کی جو چیز بھی تجھ سے چلی جائے اس کا تجھے نقصان نہیں ہوگا۔ وہ چار چیزیں یہ ہیں امانت کی حفاظت، سچی بات کرنا، اچھے اخلاق اور حلال کھانا پینا"۔

اغذیہ میں حرام امور میں حیلہ بازی کا حکم

حضرت محمد ﷺ کا فرمان ِ گرامی ہے: قاتل الله اليهود، حرم الله عليهم الشحوم، فباعوها وأكلوا أثمانها[12]

"اللہ تعالیٰ یہود کو ہلاک کرے کہ اللہ نے ان پر چربی کو حرام کیا تھا، تو وہ لوگ اسے بیچ کر اس کی قیمت کھانے لگے"۔

اس سے شرعی قاعدہ واضح ہوتا ہے کہ جس شئ کو اللہ پاک حرام قرار دیں تو اس کا بیع و شراء، اس سے حاصل ہونے والی آمدن یا کسی بھی ذریعہ اور حیلہ سے اس سے نفع لینا ممنوع اور ناجائز ہو گا۔

"سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کو رکن یعنی مقام ابراھیم کے پاس بیٹھا ہوا دیکھا آپ ﷺ نے اپنی نگاہ آسمان کی طرف اٹھائی اور ہنس پڑے اور تین مرتبہ فرمایا: اللہ یہودیوں پر لعنت کرے پھر فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ان پر چربی کو حرام ٹھہرایا تو وہ اس کی قیمت کھانے لگے۔ بے شک اللہ تعالیٰ جب کسی قوم پر کسی چیز کو حرام ٹھہراتے ہیں تو ان پر اس کی قیمت بھی حرام ٹھہراتے ہیں"۔ [13]

حلت وحرمت میں فیصلہ کا اختیار شارع کا ہے

حق تعالیٰ وجلّ علیٰ شانہٗ کا ارشاد ہے: قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِينَةَ ٱللَّهِ ٱلَّتِيٓ أَخْرَجَ لِعِبَادِهِۦ وَٱلطَّيِّبَٰتِ مِنَ ٱلرِّزْقِ[14]

" کہو کہ آخر کون ہے جس نے زینت کے اس سامان کو حرام قرار دیا ہو جو اللہ نے اپنے بندوں کے لیے پیدا کیا ہے اور اسی طرح پاکیزہ رزق کی چیزوں کو"۔

اغذیہ میں حرمت کے شرعی اصول وضوابط

قرآن وسنت سے ماخوذ بنیادی وجوہات یا اصول جو کسی بھی شئ کی حرمت و ممانعت کے لیے بنیاد ہیں:

1) نص

قرآن کریم یا صحیح حدیث مبارکہ میں کسی شے کی حرمت بیان کی گئی ہو۔ ارشاد باری تعالی ہے:

قُل لَّآ أَجِدُ فِي مَآ أُوحِيَ إِلَيَّ مُحَرَّماً عَلَىٰ طَاعِمٍ يَطْعَمُهُۥٓ إِلَّآ أَن يَكُونَ مَيْتَةً أَوْ دَماً مَّسْفُوحاً أَوْ لَحْمَ خِنزِيرٍ فَإِنَّهُۥ رِجْسٌ أَوْ فِسْقاً أُهِلَّ لِغَيْرِ ٱللَّهِ[15]

"کہو جو وحی میرے پاس آئی ہے اس میں تو میں کوئی ایسی چیز کسی کھانے والے پر حرام نہیں پاتا، بجز اس کے وہ مردار ہو، یا سور کا گوشت ہو کہ یہ ناپاک ہے، فسق ہو کہ اللہ کے نام پر ذبح کیا گیا"۔ اسی طرح دوسرے مقام پر ارشاد باری تعالیٰ ہے:

حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ ٱلْمَيْتَةُ وَٱلْدَّمُ وَلَحْمُ ٱلْخِنْزِيرِ وَمَآ أُهِلَّ لِغَيْرِ ٱللَّهِ بِهِ وَٱلْمُنْخَنِقَةُ وَٱلْمَوْقُوذَةُ وَٱلْمُتَرَدِّيَةُ وَٱلنَّطِيحَةُ وَمَآ أَكَلَ ٱلسَّبُعُ إِلاَّ مَا ذَكَّيْتُمْ وَمَا ذُبِحَ عَلَى ٱلنُّصُبِ وَأَنْ تَسْتَقْسِمُواْ بِٱلأَزْلاَمِ[16]

"تم پر حرام کیا گیا مردار، خون، سور کا گوشت، وہ جانور جسے غیر اللہ کے لیے نامزد کیا گیا ہو، وہ جو گلا گھٹ کر مرا ہو جو چوٹ کھا کر مرا ہو،

جو اوپر سے گر کر مرا ہو۔ جو سینگ لگ کر مرا ہو، جسے کسی درندے نے پھاڑ کھایا ہو بجز اس کے جسے تم نے ذبح کر لیا ہو اور وہ جو کسی استھان پر ذبح کیا گیا ہو"۔

(2) **نقصان دہ ہونا**

اسی طرح کسی شئی کا ضرر رساں ہونا بھی حرمت کا سبب ہے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: قَضَى أَنْ لَا ضَرَرَ وَلَا ضِرَارَ[17]

3) **ناپاکی و خباثت**

جن چیزوں میں خباثت پائی جاتی ہو اور طبعی طور پر انسان اسے ناپسند کرتے ہوں اور ان سے گھن آتی ہو جیسے کیڑے مکوڑے وغیرہ۔ وَيُحِلُّ لَهُمُ ٱلطَّيِّبَاتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ ٱلْخَبَآئِثَ[18]۔ "تمھارے لیے طیبات حلال کی گئی ہیں اور خبیث چیزیں حرام قرار دی ہیں"۔

اسی طرح دینِ فطرت نے ہر ایک ناپاک اور پلید شئی کو حرام قرار دیا ہے۔ مثال کے طور پر نجاستِ غلیظہ جیسے پیشاب، پاخانہ، بہتا ہوا خون، پیپ، اور اسی طرح کی دیگر چیزیں۔

4) **نشہ آور**

نبی اکرم ﷺ کا مبارک ارشاد ہے: كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ[19] "ہر نشہ آور چیز حرام ہے"۔

اس کی مثال شراب کی ہے جس کی ممانعت قرآن کریم میں آئی ہے۔ اور حرمت کی علت اس میں نشے کا پایا جانا ہے۔

5) **احترام انسانیت**

انسان کی شرافت اور احترام کی بنا پر اس کا تمام جسم یا کوئی جزء کھانا حرام ہے نیز اس کے بدن یا کسی جزوِ بدن کی خرید و فروخت بھی ناجائز ہے۔ وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِي آدَمَ[20] "اور ہم نے بنی آدم کو عزت بخشی"۔

6) **درندگی**

چیر پھاڑ کرنے والے جانور اور پرندے حرام قرار دیئے گئے ہیں کیونکہ ان کے اندر درندگی پائی جاتی ہے۔ صحیح مسلم کی روایت ہے حضرت محمد مصطفی ﷺ کا مبارک فرمان ہے: نهى عن كل ذي ناب من السباع، وعن كل ذي مخلب من الطير[21] رسول اللہ ﷺ نے کچلی والے درندوں اور پنجہ سے کھانے والے پرندوں کو کھانے کی ممانعت فرمائی ہے"۔

اللہ تعالیٰ کی ذات حکیم ذات ہے جس کے ہر حکم میں کوئی نہ کوئی حکمت پنہاں ہوتی ہے۔ دین کے ہر ہر حکم میں انسان ہی کا نفع ہوتا ہے چاہے وہ اس کی حکمت تک رسائی حاصل کر سکے یا نہ کر سکے۔ درج بالا تمام اسبابِ حرمت میں انسان ہی کی بھلائی ہے۔ عام مشاہدہ ہے کہ شراب نوشی کرنے والا کئی گناہوں کی آماجگاہ بن جاتا ہے، مثال کے طور پر فضول خرچی، عقل کا زائل ہونا، اوسان کا خطا ہونا، واہیات بکنا، بھلے بُرے کی تمیز نہ کر سکنا وغیرہ۔ انہی مفاسد کی بنا پر اسے ممنوع قرار دیا گیا۔

جدید دور میں لوگوں کے بیچ فاصلے سمٹ گئے ہیں اور دنیا ایک گلوبل ویلج کا نمونہ پیش کر رہی ہے۔ کھانے پینے اور دیگر استعمال کی اشیاء

غیر مسلم ممالک سے آرہی ہیں جس کی وجہ سے ضروری ہے کہ حلال اشیاء ہی کو استعمال کیا جائے اور حرام سے بچا جائے۔ حلال ہی انسان کی روح وبدن کی صحیح نشو و نما کرتا ہے۔انسانی بدن و روح اور اخلاق کو تباہی سے بچانے کے لیے ایسے طریقہ کار بروئے کار لائے جائیں کہ حلال اشیاء دستیاب ہوں۔

معیاری غذا فراہم کرنے کے لیے اقدامات

سائنسی ترقی نے دیگر شعبوں کی طرح کھانے پینے کی اشیاء بنانے کے میدان میں انقلاب برپا کر دیا ہے۔اس سے قبل لوگ عام طور پر سادہ غذاؤں کے استعمال کے عادی تھے جو غذائیت سے بھرپور اور نہایت معیاری اشیاء ہوا کرتی تھیں۔ان کے لیے کسی لیبارٹری ٹیسٹ کی ضرورت نہیں ہوتی تھی۔ لیکن اس جدید دور میں کئی سارے ادارے معیاری غذا کے لیے مختلف طریقوں سے کوالٹی جانچتے ہیں، معیارات مقرر کرتے ہیں اور فوڈ سیفٹی کے لیے مختلف اقدامات اٹھاتے ہیں۔ ورلڈ ٹریڈ آرگنائزیشن (W.T.O) نے پوری دنیا کے لیے معیارات مقرر کیے ہیں جن کی وجہ سے مصنوعات کی خرید و فروخت بلند معیار کے ساتھ ممکن ہو سکیں۔اسی طرح HACCP نے بھی کوالٹی کے معیار کو بہتر بنانے کے لیے سات (7) اصول مقرر کیے ہیں۔ ان کے علاوہ انٹرنیشنل سٹینڈرڈز آرگنائزیشن (ISO) نے کچھ معیارات رکھے ہیں جن کی وجہ سے دنیا کے کونے کونے سے کمپنیاں ان سے سند حاصل کرتی ہیں اور اپنی مصنوعات کے معیاری ہونے کے لیے ثبوت کے طور پر اس کا پرچار کرتی ہیں۔

فوڈ سائنس نے ترقی کر کے کئی ساری آسانیاں دنیا کے انسانوں کو بہم پہنچائی ہیں۔ لیکن اس شعبہ سے اکثر غیر مسلموں کے وابستہ ہونے کی وجہ سے حلال و حرام کے مسائل نے جنم لیا ہے اور کئی مشکلات کا سبب بن گئے۔ مثلاً کھانوں کی ایسی پیکنگ کی جاتی ہے جس کی وجہ سے وہ مہینوں قابل استعمال رہ سکتے ہیں۔ یہ چیزیں برفانی علاقوں میں بہت ہی آسانی پیدا کرنے والی ہیں لیکن غیر مسلموں کی مشکوک سرگرمیوں کی بنا پر مسلمانوں کے لیے ان چیزوں کے استعمال کو مشتبہ بنا دیا ہے۔اس لیے اپنی جان و ایمان کی حفاظت کی خاطر ان کا حلال فوڈز کی فراہمی کا مطالبہ نہایت ہی جائز اور موقع محل کے اعتبار سے مناسب ہے۔

حلال سرٹیفیکیشن

اسلامی نقطۂ نظر حلال و حرام کا مسئلہ نہایت اہم ہے اس لیے مستند علماء اور فوڈ سائنسسز کے ماہرین کے اشتراک سے حکومتی و نجی سطح پر ایسے ادارے قائم کرنے کی ضرورت ہے جو مختلف پراڈکٹس اور کمپنیوں کے لیے اصول و ضوابط وضع کر سکیں۔ عصر حاضر میں چند ادارے یہ کام کر رہے ہیں لیکن پوری امتِ مسلمہ کی ضروریات پوری کرنے سے قاصر ہیں۔

ناگزیر عملی اقدامات

مسلم معاشروں میں تمام اشیاء کا حلال ہونا نہایت اہم اور ضروری ہے۔ پھر یہ بات بھی ظاہر ہے کہ حلال ہی کے اندر غذائیت و لذت ہے۔ حلال برانڈز نہ صرف مسلمانوں بلکہ غیر مسلموں میں بھی کافی پسند کی جاتی ہے اور اس کی طلب میں روز افزوں اضافہ ہو رہا

ہے۔ غیر مسلموں کی سرپرستی میں کام کرنے والے ادارے بھی حلال سرٹیفیکیشن پر تحقیق کر رہی ہیں جیسے ISO۔ مسلمانوں کے لیے فکر انگیزی کی بات ہے اور یہ خالصتاً مذہبی معاملہ ہے جس کے لیے مسلمانوں کی نمائندہ تنظیموں جیسے اسلامی کانفرنس اور بڑے اسلامی ممالک کو آگے بڑھ کر معیاری ادارے قائم کرنے چاہیے جو مندرجہ ذیل امور کو اپنی نگرانی میں بھرپور طریقے سے کر سکیں:

(1) حلال کی تصدیقات (2) معیارات کا تعین (3) اداروں کی رجسٹریشن اور الحاق (4) ماہرین کی نگرانی

حلال وطیب کا طلب شعائر اسلام میں سے ہے۔

اقوام متحدہ کے بنیادی چارٹر میں یہ بات تحریر ہے کہ:

"ہر فرد کو اپنے دین، عقیدہ، اور رسم ورواج کے مطابق زندگی گزارنے کا حق ہے"۔ چنانچہ مسلمانوں کے لیے حلال کھانا اور حلال اشیاء کا استعمال دینی شعار بھی ہے اور بنیادی انسانی حقوق میں سے بھی ہے۔ اس کے علاوہ بنی نوع انسان کے لیے نفع کا باعث بھی ہے۔

"مقاصد شریعت" کی روشنی میں معیاری غذا کا تصور

جیسا کہ یہ بیان ہو چکا کہ مقاصد شریعت کی پہلی قسم مقاصد ضروریہ ہیں جن میں انسانی جان کا تحفظ بھی ہے۔ انسان کے بدن کی نشوونما اور اس کی جان کی بقا کھانے پینے سے منسلک ہے اور اس کی طرف انسان کا طبعی میلان رکھا گیا ہے اور یہی وجہ ہے کہ مقاصد حاجیات کی تکمیل، زراعت کی وجوبیت کی شکل میں رکھی گئی ہے۔

وَأَمَّا الْحَاجِيَّاتُ، فَمَعْنَاهَا أَنَّهَا مُفْتَقَرٌ إِلَيْهَا مِنْ حَيْثُ التَّوْسِعَةِ وَرَفْعِ الضِّيقِ الْمُؤَدِّي فِي الْغَالِبِ إِلَى الْحَرَجِ وَالْمَشَقَّةِ اللَّاحِقَةِ بِفَوْتِ الْمَطْلُوبِ۔۔۔۔۔۔وَفِي الْعَادَاتِ كَإِبَاحَةِ الصَّيْدِ وَالتَّمَتُّعِ بِالطَّيِّبَاتِ مِمَّا هُوَ حَلَالٌ، مَأْكَلًا وَمَشْرَبً[22]

"حاجیات کا معنی ہے وہ چیزیں جن کی طرف حرج اور تکلیف دور کرنے کے لیے محتاجی ہوتی ہے۔۔ عادات میں اس کی مثال جیسا کہ شکار کی اباحت اور ان پاکیزہ چیزوں سے فائدہ اٹھانا جو حلال ہوں خواہ کھانے کی ہوں یا پینے کی"۔

ایک سلیم الفطرت انسان کسی بھی مذہب سے تعلق رکھتا ہو ہمیشہ صاف ستھری اشیاء ہی کھانا پسند کرتا ہے۔ اور اسی کے حصول کے لیے کسب معاش کے مختلف ذرائع میں مشغول ہوتا ہے۔ شریعت نے معیاری غذا حلال وطیب کو قرار دیا ہے۔ نیز عقل کو زائل کرنے والی اشیاء کی ممانعت فرمائی ہے۔ انسانی زندگی اور عقل کی حفاظت کے ساتھ یہ بھی شریعت کے مطمع نظر ہے کہ انسان علیٰ اخلاقِ سے متصف ہے۔

وَأَمَّا التَّحْسِينَاتُ، فَمَعْنَاهَا الْأَخْذُ بِمَا يَلِيقُ مِنْ مَحَاسِنِ الْعَادَاتِ---------فِي الْعَادَاتِ، كَآدَابِ الْأَكْلِ وَالشُّرْبِ، وَمُجَانَبَةِ الْمَآكِلِ النَّجِسَاتِ وَالْمَشَارِبِ الْمُسْتَخْبَثَاتِ[23]

"تحسینیات سے مراد اچھی عادات کو اپنانا۔ عادات میں اس کی مثال کھانے پینے کے آداب اور ناپاک ماکولات اور مشروبات سے بچنا"

عام مشاہدے کی بات ہے کہ صاف ستھری اشیاء کے طبیعت پر اچھے اور مثبت اثرات پڑتے ہیں اور اس کے بالمقابل خبیث چیزیں

انسانوں پر منفی اثرات کا سبب بنتے ہیں۔ فكل خبيث بذاته مما فيه ضرر على الأبدان أو العقول أو الأخلاق فإنه محرم[24]
"ہر خبیث چیز جس سے انسان کے جسم، عقل یا اخلاق کو نقصان پہنچے وہ حرام ہے"۔

خلاصہ بحث:

حفاظتِ جان مقاصدِ شریعت میں سے ہے۔ اسی کے ذیل میں جسم کی پرورش بھی آتی ہے جس کے لیے اُکل و شُرب بنیادی ضرورت ہے جو کہ طبعًا مرغوب ہے۔ شریعتِ اسلامی نے نباتات اور جانوروں میں انسانی مزاج کی رعایت رکھتے ہوئے کئی چیزیں حلال قرار دی ہیں اور یہ سب کی سب معیاری و بھرپور غذائیت کی حامل ہیں۔ معیاری غذا مقاصدِ شریعت کا مطالبہ ہے اس شرط کے ساتھ کہ حلال و طیب ہو۔ انسانی طبیعت جن اشیاء سے گھن محسوس کرتی ہے اسے حرام قرار دیا ہے۔ نیز عقل کو برباد کرنے اور ہلاک کرنے والی اشیاء کو بھی ممنوع قرار دیا۔ مقاصدِ شریعت میں حفاظتِ عقل بھی اہم مقصد ہے لہذا جن اشیاء کو حرام قرار دیا ہے ان کی مضرت طبّی تحقیقات سے بھی عیاں ہے جیسے شراب، خنزیر، مردار وغیرہ۔ حلال فوڈ نہ صرف مسلمانوں کی ضرورت ہے بلکہ آج کے دور میں غیر مسلم بھی اس کی طلب رکھتے ہیں۔ وقت کی اہم ضرورت ہے کہ شرعی احکامات کے مطابق فوڈ سیفٹی، فوڈ کوالٹی اور حلال سرٹیفیکیشن کے معاملات قومی اور عالمی سطح پر مسلم ممالک کے مختلف فورمز پر زیرِ غور لائی جائے اور اس حوالے سے ٹھوس و عملی اقدامات کیے جائیں۔ تاکہ مسلم امت کو خاص طور پر اور عمومی طور پر دیگر اقوام کو بھرپور غذائیت سے مالامال اشیاء کی فراہمی کو یقینی بنایا جائے۔

مصادر و مراجع

---

1 نوح:19تا20۔

Surah Nūh 19-20

2 الرحمٰن:10تا12۔

Al- Rahman: 10-20

3 احمد بن حنبل، مسند احمد، کتاب المدینین، موسسۃ الرسالۃ، ج27، ص 129۔

Ahmad bin Ḥanbal, Musnad e Ahmad, Kitāb ul Madīnyīn, Mūasisat ul Risāla, vol 27, p. 129.

4 ایضاً، ج20، ص296۔

Ibid, vol 20, p. 296.

5 سورۃ عبس:26- 32۔

Surah Al ʽbaas: 26-32

6 سورۃ الحجر:19

Surah Al Ḥijar: 19

7 سورۃ البقرہ: 168

Surah Al baqara: 168

8 مفتی محمد شفیع، معارف القرآن، ج1، ص411۔

Mufti Muhammad Shafi , Maʽarif ul Quraʼan, vol 1, p. 411.

9 الفقه الميسر في ضوء الكتاب والسنة، مجمع الملك فهد، ج1، ص 379۔

Al Fiqh ul Muyasir fi Ḍū'I al Kitāb, Majmaʿul Malik Fahad. Vol 1, p. 379.

10 ہیثمی، نورالدین، مجمع الزوائد، ج4، ص143، مکتبۃ القدسی، القاھرۃ۔

Noor Uddīn Al haisamī, Majmaʿ uz Zawaiad, Maktaba Al qudsi, Cairo, Vol 4, p. 143.

11 عبداللہ بن وہب، لجامع فی الحدیث، دارابن الجوزی، ریاض۔ ج1، ص641۔

Abdullah bin Wahab, Al jamiʿ fi Ḥadith, Dār Ibn Jaozi , Riyadh, vol 1, p. 641.

12 مسلم بن الحجاج، صحیح مسلم، کتاب المساقاۃ، دار احیاء التراث العربی ۔بیروت۔ج3، ص1532۔

Muslim bin Ḥajjāj, Saḥīḥ Al Muslim, Kitāb ul al Masāqāt , Dār ul Aḥya al Turās al Arabi Beirut, vol 3, p. 1532.

13 ابوداؤد، سلیمان بن الاشعث، سنن ابی داؤد، ج1، ص280۔

Sūlemān bin al-Ashʿath, Sunan Abi Dawood, vol 1, p. 280.

14 سورۃ الاعراف :32

Surah al Aʿrāf: 32

15 سورۃ الانعام:145۔

Surah Al Anʿām: 145

16 سورۃ المائدہ:3۔

Surah Al Māīda: 3

17 ابوعبداللہ، محمد بن یزید، ابن ماجہ، سنن: ج2، ص784۔

Abū ʿAbdullāh Muhammad bin Yazīd, Ibn Mājah, vol 2, p. 784.

18 سورۃ الاعراف:157۔

Surah Al Aʿrāf: 157

19 بخاری، محمد بن اسماعیل، صحیح البخاری، کتاب المغازی بَابُ بَعْثِ أَبِي مُوسَى، وَمُعَاذٍ إِلَى اليَمَنِ قَبْلَ حَجَّةِ الوَدَاعِ، ج5، ص161، رقم:4343۔

Muhammad bin Ismail, Saḥīḥ al Bukhāri, Kitābul Maghāzi, vol. 5, p. 161.

20 سورۃ الاسراء:70۔

Surah al Isra': 70

21 مسلم بن الحجاج، صحیح مسلم، کتاب الصید، ج2، ص1532۔

Muslim bin Ḥajjāj, Saḥīḥ Muslim, Kitāb al Said, vol. 3, p. 1532.

22 الشاطبیؒ، الموافقات، ج:2، ص،22

Al Shātibi, Al Muwāfaqāt, vol. 2, p. 22.

23 ایضاً۔

Ibid.

24 احمد بن عبداللہ، شرح زاد المستقنع، ج3، ص29۔

Ahamd bin Abdullah, Sharḥ Zād ul Mustanqaʿ, vol. 3, p. 29.